● **مکّی اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم**　　مصنف: مولانا ڈاکٹر لیسین مظہر صدیقی

ضخامت: ۳۲۰ صفحات　　قیمت: ۲۵۰ روپے　　ناشر: القلم، فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر ۲، کراچی

ڈاکٹر صاحب علی گڑھ کے معروف عالم دین ہیں۔ ان کی کتب توجہ سے پڑھی جاتی ہیں۔ وہ تیس سے زائد کتب اور تین سو سے زائد مقالات تحریر کر چکے ہیں۔ سیرت کے حوالے سے انھوں نے بہت سا کام کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شاہ ولی اللہ ریسرچ سیل کے ڈائریکٹر ہیں۔ انھوں نے سیرت کے حوالے سے ایک موضوع تلاش کیا ہے۔ یعنی مسلمانوں کا وہ زمانہ جب وہ اقلیت میں تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے ذہن میں خیال اس لیے آیا کہ وہ ہندوستان میں رہتے ہیں اور وہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے رہنمائی ملتی ہے کہ جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں انھیں کیسی زندگی بسر کرنی چاہیے۔ یہ تو ہندوستان ہے جہاں مسلمان ایک بڑی اقلیت ہیں۔ یورپ اور امریکہ جہاں مسلمان چھوٹی اقلیت ہیں۔ انھیں زیادہ فکر مند ہونا چاہیے۔ مصنف نے حرفِ آغاز میں لکھا ہے کہ ''ہمارے علماء نے اسلام کو گزشتہ صدیوں میں ایک حاکم مذہب بنا کر پیش کیا۔ اس کی فقہ اسلام کے صرف نظامِ حاکمیت کو اجاگر کرتی ہے۔'' یہ بات تو درست ہے مگر آگے چل کر مصنف احساسِ کمتری کا شکار دکھائی دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں ''لیکن اسلام کی ہر آن ہر حال غالبیت وحکمرانی کے تصور نے بڑی خرابی برپا کی۔ علماء وفقہا اور اہل رائے کے علاوہ یہ فکر وتصور عوام الناس کے دلوں اور دماغوں میں اس طرح راسخ ہو گیا کہ حکمرانی مسلمانوں کی سائیکی بن کر رہ گئی۔''

کیا ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں کی سائیکی درست کرنے کے لیے یہ کتاب لکھی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انھیں ماہر نفسیات تسلیم کر لیا جائے۔ اگر وہ حرفِ آغاز میں یہ انداز اختیار نہ کرتے تو انھیں سیرت لکھنے کا ثواب ضرور ملتا۔ مگر وہ تو اور طرح کا رونا رو رہے ہیں۔ لکھتے ہیں: ''پدرم سلطان بود والی سائیکی ہی کا عطیہ کہیے یا المیہ، مسلمان اہل قلم صرف تاریخ سلطنت ہی لکھتے رہے۔''

ایک پڑھے لکھے شخص سے احتیاط کی توقع کی جاسکتی ہے مگر کیا کیجیے؟ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کتاب کو لکھتے ہوئے عالم اسلام کو ذہن میں نہیں رکھا۔ ان کے سامنے صرف ہندوستان تھا۔ وہ مغلوب مسلمان کو ہی مثالی فرد کے طور پر پیش کرنا چاہتے تھے۔ کیا ہندوستانی سماج کو اب ایسے عالم دین قابل قبول ہیں۔ جو مسلمانوں کو محکومیت کا سبق پڑھاتے رہیں اور جن کی فکر پر محکومیت کا غلبہ ہو؟ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)